ڈاکٹر ابوالفضل بخت رواں
دانش آباد۔ پشاور یونیورسٹی

بغداد — اسلامی ثقافت کا مرکز

بغداد کے قصے کہانیاں پرانے زمانے سے مشہور ہیں۔ الف لیلہ ولیلہ (ایک ہزار ایک راتیں) کے قصے بغداد میں تخلیق کئے گئے۔ اور وہاں سے براہ راست یا بالواسطہ دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئے۔ ان قصص سے قارئین کو جو عقلی اور روحانی خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس کی عالمگیر شہرت سے ہوتی ہے۔

چونکہ میں کافی عرصہ تک بغداد میں رہ چکا ہوں اور وہاں کے تاریخی اثرات کا بغور مطالعہ بھی کیا ہے اس لئے دوست و احباب مجھ سے بغداد کے متعلق کچھ نہ کچھ واقعات بیان کرنے کے لئے زور دیتے ہیں۔

مجلہ "الحق" کے قارئین چونکہ اسلامی ذوق رکھتے ہیں لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ جو واقعات زبانی احباب کو سناؤں ان کو ضبط تحریر میں لاکر قارئین "الحق" کو بھی شامل کر دوں۔

یہ مقالہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ بغداد کے ماضی پر مشتمل ہوگا اور دوسرا عراق (بغداد) کے میرے احساسات و تاثرات کا احاطہ کرے گا پھر مدیر الحق کا حق ہے کہ اسے شامل اشاعت کریں یا نہ کریں۔

عراق: امتداد زمانہ کے ساتھ عراق کا حدود اربعہ بڑھتا گھٹتا رہا۔ اس لئے ماضی کے عراق کے حدود اربعہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمدؐ کے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کا ملک تھا البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عراق کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ لیجئے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ابن العربی فرماتے ہیں :۔ انما سمی العراق عراقاً لانہ سفل من نجد ودنا من البحر۔ گویا نشیبی علاقے کو عراق کہتے ہیں۔ اس تسمیہ میں بصرہ وغیرہ کے علاقے بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ وقال غیرہ : العراق معناہ فی کلامہم الطیر وھو جمع عُرَقَۃ والعَرَقَۃ ضرب من الطیر
عربوں کے کلام میں عراق کے معنی پرندہ ہے۔ یہ لفظ درحقیقت عرقہ کا جمع ہے جو پرندے کو کہتے ہیں۔

۳۔ یقال : استعرقت ابلکم اذا اتت ذلک الموضع (العراق)
جہاں اونٹ کو زیادہ پسینہ آتا تھا لہٰذا اس جگہ کا نام عراق پڑ گیا۔

عراق اگر عرق سے ماخوذ مانا جائے تو درخت کی جڑوں اور انسانی رگوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ عراق کی زرعی اہمیت کی بنا پر اردگرد کے علاقوں کے لیے رگوں اور جڑوں کا کام دیتا ہو گا۔

عراق کی فضیلت | حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اردگرد کے بلاد کے لیے دعا فرمائی۔ ایک آدمی نے کہا یا نبی اللہ! عراق کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے۔ آپ نے اسے روک دیا۔ تیسری دفعہ آپ نے اسے فرمایا۔

اصن العراق انت ؛ قال نعم قال ان ابی ابراھیم علیہ السلام ھم ان یدعوا علیھم فاوحی اللہ الیہ لا تفعل فانی جعلت خزائن علمی فیھم واسکنت الرحمۃ قلوبھم۔

خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے اہل عراق کے لئے بددعا کا ارادہ فرمایا تھا لیکن اللہ نے منع کیا اور فرمایا "میں نے اپنے علم کے خزانے ان میں بھر دیے ہیں اور ان کے دلوں میں رحمت بسایا ہے۔

۵۔ حضرت عمرؓ نے کعب الاحبار کو لکھا: اختر لی المنازل کعب نے ہر بلاد کے خواص لکھے۔ عراق کے بارے میں لکھا اہل عراق علم اور عقل کے مالک ہیں۔ فلما ورد الکتاب علی عمر قال "فالعراق اذا فالعرق اذاً" جب واپسی خط پہنچا تو آپ نے فرمایا "عراق تو عراق ہے۔

۶۔ ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اھل العراق کنز الایمان وجمجمۃ العرب وھم رمح اللہ عزوجل یحرزون ثغورھم ویمدون الامصار۔ اہل عراق ایمان کا خزانہ ہے عربوں کی کھوپڑی ہے اللہ تعالیٰ کا نیزہ ہے۔ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہروں کی مدد کرتے ہیں۔

سواد | عربوں نے جب عراق سے فارسیوں کو مار بھگایا اور ان کے نہری نظام اور باغات و شجرات کی سرسبزی دیکھی تو عراق کو سواد کا نام دیا۔

۷۔ قال ابوعبیدہ۔ سمی العراق بالسواد للخضرۃ التی فی النخیل والشجرۃ والزرع لان العرب قد تلحق لون الخضرۃ بالسواد فتوضع احدھما موضع الاخر ومن ذلک قول اللہ تعالیٰ حین ذکر الجنتین "مدھامتان" ھما فی التفسیر خضروان لو صفت الخضرۃ بالدھمۃ وھی من سواد اللیل۔

یہ حقیقت ہے کہ شدت سبزی کالے رنگ کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان کے جنت نظیر علاقے کا نام اصل میں "سواد" تھا پتہ نہیں "د" کس طرح "ت" میں بدلا گیا ہے۔ ایک تاریخی مقولہ مشہور ہے جس وقت سیدو بابا صاحب کے ایک مرید نے کہا "صلہ سوات خنگہ تور دے" (سوات کیسا کالا ہے) تو سیدو بابا نے جواباً کہا "خو موپھم دے" (لیکن سوہ حال بھی ہے)

ہاں تو موضوع سے ہٹ گیا ہوں کہاں عراق اور کہاں سوات۔ قارئین کو پھر عراق لیے چلتا ہوں۔

بغداد کے متعلق نبی علیہ السلام کی پیشین گوئی | عن ابی عثمان عن جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبنی مدینۃ بین دجلۃ و دجیل و قطربل و الصراۃ تجی الیہا خزائن الارض وجبابرتہا لھی اسرع ذھابا فی الارض من الوتد الحدید فی الارض الرخوۃ۔

دجلہ معروف دریا ہے دجیل اس کی ایک شاخ ہے۔ قطربل اور صراۃ کا تعین کرنا مشکل ہے۔ بہرحال حضورؐ نے حدیث میں بغداد کا حدود اربعہ بیان فرمایا۔ پھر فرمایا۔ یہاں زمین کے خزانے اور جابر لوگ اکٹھے ہوں گے پھر اس کی تباہی کی مثال بھی دی۔ دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ " لھی اسرع انقلابا باھلھا من الوتد الحدید فی الارض الوخوۃ۔

تیسری حدیث میں یوں آتا ہے فلھی اسرع ذھابا فی الارض من المعمول فی الارض والنخوۃ او النخورۃ

پہلی اور دوسری حدیث میں تحدید (لوہے کی میخ کا ذکر ہے۔ تیسری میں المعمول (کدال) فرمایا۔ اسی طرح زمین کی حیثیت (خوۃ) نخوۃ اور خورۃ بتائی ہے جس سے اس کی نرمی مراد ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ بغداد میں فتنے و فساد اس طرح سرایت کریں گے جس طرح نرم مٹی میں لوہے کی میخ یا کدال سرایت کرتی ہے۔

لفظ خورۃ۔ پشتو زبان میں" خورہ " نرم مٹی کو کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ لفظ عربی سے پشتو میں آیا یا برعکس معاملہ ہے۔ تاریخی آثار بتاتے ہیں کہ پشتون قوم کے کچھ قبیلے عراق کی طرف چلے گئے تھے وہاں ایک قبیلہ اپنے آپ کو خالدی کہتا ہے ان کا کہنا ہے کہ ہم حضرت خالدؓ کی افغان نژاد بیوی کی اولاد ہیں۔

زوراء۔ بغداد کا دوسرا نام | تاریخ نے بغداد کو تین نام سے یاد کیا ہے۔ بغداد، زوراء۔ اور مدینۃ الاسلام۔ پہلا اور تیسرا نام تو حدیث سے ثابت نہیں لیکن دوسرے کا ذکر موجود ہے

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " تکون واقعۃ بین زوراء قالوا وما الزوراء یارسول اللہ؟ قال مدینۃ بین انہار ارض جوخی یسکنہا جبابرۃ امتی تعذب باربعۃ اصناف بخسف ومسخ وقذف۔ قال البرقانی ولم یذکر الرابع۔

۲۔ عن علی بن ابی طالب انہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول " تکون مدینۃ بین الفرات ودجلۃ یکون فیہا ملک بنی العباس وھی الزوراء قیل لعلی۔ یا امیر المومنین لم سماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزوراء؟ قال لان الحرب تدور فی جوانبہا حتی تطبقہا۔

دوسری حدیث میں حضرت علی نے زوراء کے معنی بتا دیئے یہ لفظ مؤنث ہے زور کا الحرب (جنگ) عربی میں مؤنث مستعمل ہے۔

الحرب زوراء (زیارت یا ملاقات کرنے والی جنگ) جنگ کی مناسبت سے بغداد نام پڑ گیا۔

لفظ بغداد کی تحقیق | اسلام سے پہلے بغداد کسریٰ کے زیرنگیں تھا۔ یہاں ایک بت تھا جسے لوگ بغ کہتے تھے اس کے اردگرد علاقہ بغ داد (بت کا عطا کردہ) کے نام سے مشہور ہوا۔

والفقہاء یکرھون ھذا الاسم من اجل ھذا وسماھا ابو جعفر مدینۃ السلام لان دجلۃ کان یقال لہا وادی السلام۔

فقہا اس نام سے نفرت کرتے تھے اس لئے ابوجعفر نے اس کا نام مدینۃ الاسلام رکھا چونکہ دجلہ وادی الاسلام کے نام سے مشہور تھا۔ بعض کہتے ہیں "بغ" کا پورا لفظ باغ ہے اور "داد" ایک آدمی کا نام تھا۔ باغ فارسی میں بستان کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس باغ کو صاف کرکے شہر بسایا گیا جو بغداد کے نام سے مشہور ہوا۔

بغداد کی فضیلت | ۱۔ قال محمد بن سلام سمعت ابا الولید یقول قال لی شعبۃ ادخلت بغداد قلت لا، قال فکانک لم تر الدنیا راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوالولید سے سنا کہ شعبہ نے اس سے کہا۔ کیا تم بغداد میں داخل ہوئے ہو؟ کہا نہیں۔ شعبہ نے کہا کہ گویا تم نے دنیا نہیں دیکھی۔

۲۔ اسی طرح محمد بن ادریس نے یونس بن الاعلیٰ سے پوچھا کیا تم بغداد گئے ہو؟ کہا، نہیں — پھر کہا تو نے نہ دنیا دیکھی اور نہ لوگ۔

۳۔ یزید بن مزید۔ ہارون الرشید کو قصے سنایا کرتا تھا۔ رشید نے کہا۔

اے اعرابی! کیا تمہارا گھر اس محلہ میں ہے؟ اس نے کہا! نہیں!! فرمایا یہاں گھر بنا تو یہ دنیا والوں کا محلہ ہے۔

۴۔ احمد بن ابی طاہر سے روایت ہے۔ فرمایا! کہ کسی آدمی سے کہا گیا بغداد کیسے پایا؟ جواب دیا تمام زمین ویران ہے۔ صرف بغداد آباد ہے۔

۵۔ محمد بن سلام ابن علیہ کی وساطت کہتے ہیں "ما رایت قوماً اعقل فی طلب الحدیث من اہل بغداد۔ بغداد والوں کے سوا میں حدیث کے طلب میں زیادہ سمجھدار اور کسی قوم نہیں دیکھا۔

۶۔ امام شافعی سے روایت ہے۔ "ما دخلت بلداً قط الا عددتہا سفراً الا بغداد فانی حین دخلتہا عددتہا وطناً (کسی بھی ملک میں مسافر ہی رہا۔ صرف بغداد کو میں نے اپنے وطن کی طرح پایا۔

ملاحظہ۔ ابن جبیر اندلسی نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ جب پہنچا تو میں نے وہاں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جس میں اجنبیت ہو۔ راقم الحروف کا بھی یہی تجربہ ہے کہ تقریباً چار سال کے قیام میں بغداد کی سکونت شاق نہیں گذری۔ اگر وطن میں بال بچوں کی ذمہ داری نہ ہوتی تو بغداد کو اپنا وطن بنا لیتا۔

۷۔ ابن مجاہد المقری امام القراءت فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ابن العلاء کو خواب میں دیکھا۔

فقلت لہ ما فعل اللہ بک؟ فقال لی دعنی مما فعل اللہ بی۔ من اقام ببغداد علی السنۃ والجماعۃ ومات نقل

من جنۃ الی جنۃ۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو اہل السنۃ اور جماعت میں سے ہو تو جنت بغداد سے جنت آخرت میں تبدیل ہوتا ہے۔

۸۔ ابن عیاش یقول۔ الاسلام ببغداد و انہا لصیادۃ تصید الرجال و من لم یرہا لم یر الدنیا (یہ تو رجال کے شکار کی جگہ ہے۔

۹۔ علی بن المحسن التنوخی نے فرمایا۔ بغداد کی نماز جمعہ، مکہ کی نماز تراویح اور طرطوس (شام) کی نماز عید میں خوب لطف آتا ہے۔

۱۰۔ ابوبکر بن الصلت فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ بغداد میں جمعہ کی نماز کسی وجہ سے فوت ہو گئی۔ رات کو خواب کوئی کہہ رہا ہے کہ تم نے اللہ کے ستر ولیوں کی معیت میں نماز پڑھنی ترک کر دی۔

۱۱۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ بغداد میں قیام ترک کر دوں۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تم ایسے شہر کو چھوڑ رہے ہو جہاں دس ہزار اللہ کے ولی رہتے ہیں۔ لہذا میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

۱۲۔ ابوبکر بن حمزہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایک دوست نے خط میں لکھا۔ کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ بغداد کے اٹھانے کی بات کر رہا ہے۔ دوسرا کہہ رہا ہے کہ آج رات یہاں پانچ ہزار قرآن ختم ہوئے تم اسے کیسے اٹھاؤ گے؟

۱۳۔ ابراہیم بن عبد اللہ نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو عثمان الجاحظ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دس شہروں کا سفر کیا ہے اور یہ تاثر لیا ہے کہ الصناعۃ بالبصرۃ والفصاحۃ بالکوفۃ والخیر ببغداد والغدر بالری۔ والحسد بھراۃ والجفا بنسابور والبخل بمرو والطرمذۃ بسمرقند والمروۃ ببلخ والتجارۃ بمصر۔

بزیاش بن الحسن الدیلمی کا کہنا ہے کہ اسے بغداد میں ایک شیخ جس کی بہت لمبی عمر تھی ملا۔ شیخ نے کہا۔ سافرت الآفاق و دخلت البلدان من حد سمرقند الی القیروان (افریقہ) و من سرندیب الی بلد الروم فما وجدت بلداً افضل و لا اطیب من بغداد۔

یعنی تمام اسلامی ممالک میں بغداد جیسا بہترین و پاکیزہ شہر اسے نہیں ملا۔ ابوالقاسم عبید اللہ فرماتے ہیں ابو المعری (جو نابینا تھے) کا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا اس نے میرا ہاتھ مسلتے ہوئے کہا کہ یہ عظیم شہر ہے کسی نہ کسی عالم فاضل شخص سے ملاقات ہو جاتی ہے۔

ذوالنون کا کہنا ہے کہ میں ایک دفعہ بغداد میں گرفتار رہا۔ ایک سقّہ سے پانی پلانے کی خواہش ظاہر کی اس نے پانی پلایا، میں نے اسے ایک دینار پیش کیا اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ قیدی ہیں اور قیدی سے رقم وصول کرنا نامناسب ہے۔

سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں۔ اذا کان علم الرجل حجازیاً و خلقہ عراقیاً و طاعتہ شامیاً فقد کمل (یعنی مکمل انسان وہ ہے جس کا علم حجازی، اخلاق عراقی اور طاعت شامی ہو۔

احمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ دوست واحباب کی مجلس میں جب بغداد کا ذکر ہوتا تھا تو اکثر بلدۃٌ طیبۃٌ وربٌ غفور کی تلاوت ہوتی تھی۔

بغداد شعرا کی نظر میں | بغداد کے متعلق نظم اور نثر میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ اس مقالے میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ نثر کے شذرات آپ نے ملاحظہ فرمائے اب کچھ ابیات ملاحظہ ہو محمد بن خلف ہمدانی فرماتے ہیں۔

فدیً لک یا بغداد کل قبیلۃ — من الارض حتی خطتی و دیاریا

اے بغداد میرا ملک و علاقہ اور ہر خطہ زمین میرا و ہر قبیلہ تجھ پر قربان ہو

فقد طفت فی شرق البلاد و غربہا — وسیرت رحلی بینہا ورکابیا

میں مشرق اور مغرب میں پیدل اور سوار پھر رہا ہوں۔

فلم ارفیہا مثل بغداد منزلاً — ولم ار فیہا مثل دجلۃ وادیا

لیکن بغداد جیسا ٹھکانہ اور دجلہ جیسی وادی نہیں دیکھی

ولا مثل اھلہا ارق و شمائلاً — اعذب الفاظ واحلی معانیا

اور نہ اہل بغداد کی طرح نرم مزاجی پر معنی اور پیاری باتوں والے لوگ میں نے دیکھے۔

یقیم الرجال الاغنیا بارضہم — وترمی النوی بالمقترین المرامیا

اہل بغداد کی سرزمین پر اغنیا بستے ہیں جو دل و جان سے فقرا کی مدد کرتے ہیں

ایک اور شاعر بغداد کے اوصاف اس طرح بیان کرتا ہے۔

سقی اللہ صوب الغادیات محلۃً — ببغداد بین الکرخ فالخلد فالجسر

اللہ تعالیٰ صبح کے بادلوں سے بغداد اور کرخ کے درمیانی علاقے خاص طور پر قصر الخلد اور منطقہ پل کو سیراب کرے۔

ھی البلدۃ الحسنا خصت لاھلہا — باشیاء لم یجمعن مذکن فی مصر

بغداد تو دلہن جیسا شہر ہے اس کے اہل کو ایسی نعمتوں سے نوازا گیا ہے جو کسی دوسرے شہر کو نہیں نوازا گیا۔

ھواءٌ رقیق فی اعتدال وصحۃ — وماءٌ لہ طعم الذ من الخمر

اس کی ہوا صحت بخش، معتدل اور مزیدار ہے اور اس کا پانی تو شراب سے زیادہ لذیذ ہے

ودجلتھا شطان قد نظما لنا — بتاج الی تاج وقصر الی قصر

اس کے علاوہ دجلہ کے دونوں کناروں نے تاجوں اور محلات کو پرو دیئے ہیں

تراہ کمسک والمیاہ کفضۃ — وحصباؤھا مثل الیواقیت والدّر

(اے مخاطب) تو بغداد کو مشک کی طرح خوشبودار اور اس کے پانی کو چاندی کی طرح سفید اور اس کی کنکریاں

یاقوت و گوہر کی طرح پائے گا۔

ایک اور شاعر نے بغداد کی تعریف ان ابیات میں کی ہے

علی بغداد معدن کل طیب　　　　ومغنی نزہۃ المتنزھینا

(میری جان فدا ہو) بغداد پر جو ہر قسم کی خوشی کا خزانہ ہے اور ہر قسم کی طرب و خوشی طلب گاروں کیلئے جائے غنا ہے۔

سلام کلما جرحت بلحظ　　　　عیون المشتہین المشتہینا

ان عشاق پر میرا سلام ہو جن کو (بغداد) کی ماہ پیکر نازنینوں نے زخمی کیا ہوا ہے۔

دخلنا کارہین لھا فلما　　　　الفنا ھا خرجنا مکرہینا

ارے ہم نے تو بغداد سے نفرت کرتے ہوئے اس میں داخل ہوتے تھے اور جب ہم نے اسے اپنا الیف و حلیف بنا یا تب ہم ناپسندیدگی کے ساتھ اس سے نکلے۔

میں سمجھتا ہوں کہ آخری شعر شاعر نے میرے حق میں کہا ہے یہی حال میرا تھا۔ ابتدا میں بغداد کو بری نگاہ سے دیکھتا تھا لیکن جب عادی ہوا اور وہاں کے ماحول میں رہنے سہنے لگا تو نکلتے وقت رونا آتا تھا۔ ایک دفعہ جب یونیورسٹی تین ماہ کی تعطیلات کے لئے بند ہوئی اور میں پاکستان آیا۔ تو آپ یقین کریں کہ تین ماہ مجھے تین سال کے برابر لگ رہے تھے۔

دجلہ و فرات | بغداد جو عراق کا دل ہے ۔یہاں کے دریاؤں کا بیان کرنا بھی ضروری ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نہران من الجنۃ النیل والفرات

یعنی ان نہروں کو جنتی نہروں سے صفائی اور لذت میں کچھ نسبت ہے۔

دوسری حدیث میں ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ ہیں فرماتے ہیں ۔

فجرت اربعۃ انھار من الجنۃ ۔ الفرات والنیل وسیحان وجیحان

چار نہریں جنت کی نہروں سے کچھ نسبت رکھتی ہیں۔ فرات ، نیل ،سیحان اور جیحان

ابو حبیب ، ابو الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ کعب نے کہا۔

نھر النیل نھر العسل فی الجنۃ ونھر دجلہ نھر اللبن فی الجنۃ وانھر الفرات نھر الخمر فی الجنۃ ونھر سیحان نھر الماء فی الجنۃ فاطفا اللہ نورھن لیصیرھن الی الجنۃ

یعنی یہ نہریں بالترتیب ، شہد ، دودھ ، شراب اور پانی کی جنت نظیر نہریں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تیزی کم کر دی تاکہ جنت کی نہروں کی تاثیر کم نہ ہو۔

ابن عباسؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

انزل اللہ من الجنۃ الی الارض خمسۃ انھار سیحون وھو نھر الھند وجیحون وھو نھر بلخ

(بقیہ ص ۴۱ پر)